عجیب چیز ہے افلاس مردِ مومن کا
یہ ہو تو سہل ہے فقرِ رسولؐ سے پیوند
گلہ زمانہ کا اے جانِ پاک زہر ہے زہر
سمجھ تو فلسفۂ نہی لاتسبوا الدھر

ہوائے صحنِ چمن لاکھ ہو نشاط انگیز
نہیں وہ ضبطِ مسلماں جو توڑ دے پرہیز
ہوئی جو بارشِ مے جام اُلٹ دیا میں نے
مرا پیالہ کبھی ہو نہیں سکا لبریز
متاعِ لذّتِ آہِ سحر گہی مت کھو
بہت کم ارز ہے اقلیمِ خسرو پرویز
تجھے یہ سیرِ گل و غنچہ سازگار نہیں
اگر ہے ذوق دکھا سوزِ رُومی و تبریز
اگر پسند نہیں تجھ کو گردشِ ایام
تو کیوں نہ اُٹھ کہ ہویدا ہو کوئی رستاخیز
عجیب عقدہ کیا وا "حکیمِ مشرق" نے
"زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ ستیز"
کسی سے پوچھ طریقِ صلاح کارِ نگر
عیارِ شرع نہیں کارِ نادر و چنگیز
نہ شہسوار نہ منزل سے آشنا ہے تو
عبث ہیں تیرے لیے تازیانہ و مہمیز
تمام قوتِ خیبر شکن ہے چنگیزی
نہ ہو ہلاکتِ مرحب جو مصلحت آمیز

مزاج چاہیئے تیرا کہ خانقاہی ہو
جو دل مقامِ الٰہی بدن سپاہی ہو!

تجھے قرار نہیں ابھی کسی پہلو
خود اپنے دل پہ ابھی تجھے نہیں قابو
تری نگاہ کا دامن ابھی ہے آلودہ
بھٹک رہی ہے ابھی تک تری نظر ہر سو
بھری ہیں سر میں ہوائیں ہوا پرستی کی
شرابِ عشق سے خالی رہے نہ کیوں یہ کدو
نظامِ ملّتِ بیضا ابھی درست نہیں
کہ ہے زباں پہ ابھی تک فسانۂ من و تو
عدو نے مل کے گلے خوب کاٹے ہیں
زبانِ تیغ سے اب تک ٹپک رہا ہے لہو
اثر کہاں سے ہو پیدا تری خطابت میں
کہ آ رہی ہے ترے نطق سے نفاق کی بو
ذرا ٹٹول تو پہلو میں قلبِ مومن کو
کہے تو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوْ
عمل بہت ہے مگر کیوں کوئی نتیجہ نہیں
عبث ہے سوزنِ بے رشتہ سے اُمیدِ رفو
اثر کہاں سے ہو اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی کا
ابھی تو آبِ نجس سے کیا ہے تُو نے وضو

بغیر پیروی حق اُبھر نہیں سکتا
بدن میں روحِ یقیں ہو تو مر نہیں سکتا۔

نظر اُٹھا تو سہی او اسیرِ نعمت و جاہ
فقیرِ مست کے پیروں تلے ہے تاج و کلاہ

"گدائے میکدہ ام لیک وقتِ مستی بیں"
فرازِ چرخ کنم حکم بر ستارہ و ماہ

نہ خانقاہ وہ میری نہ مدرسہ کہ جہاں
"نہ زندگی نہ محبت نہ معرفت نہ نگاہ"

یہ وہ دیار ہے جس کی فضا میں بستی ہے
وہ زندہ قوم کہ جس کے لیے ہے موت گناہ

سنو ممات کے بندو کہ معتبر ہے فقط
حیات اُن کی جو مرتے ہیں فی سبیل اللہ

تُجَاهِدُونَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ
یہی ہے عشق یہی معرفت یہی ہے نگاہ

یہ معرفت ہے نہ اسٹیج پر نہ کالج میں
مرے بیاں پہ زمانہ کی چپقلش ہے گواہ

وہ خانقاہ ہے میری کہ جس کی راتوں میں
بلند غلغلہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه

وہ مدرسہ ہے مرا جس کی درسگاہوں میں
معلّم و متعلّم ہیں سب "ولی اللہ"

مرا مزاج لڑکپن سے خانقاہی ہے
مرا ضمیر سپاہی دماغ شاہی ہے

نہ کج کلاہ ہے صوفی نہ صاحبِ اکلیل
گلیم و خرقہ نہ تن پر نہ دوش پر زنبیل

غنی ہوں صورتِ عثمانؓ فقیر مثلِ علیؓ
نہیں متاع کو میری غمِ کثیر و قلیل

مری نظر میں یمِ قلزم و زمینِ سویز؟
وہ رشکِ دشت و بیاباں یہ رشکِ دجلہ و نیل

تمام سادہ و رنگیں ہے زندگی میری
زہے طریقۂ عبد العزیزؒ و اسماعیلؒ

کہیں بلند تو ہو سید احمدی پرچم
کہ قافلہ ہے مرا گوش بر صدائے رحیل

ادب سے "یاَبَتِ افْعَلْ" کہے گلو میرا
کہیں سنائے تو "ماذا تریٰ" زبانِ خلیل

اٹھے جو مدرسہ و خانقاہ کا لشکر
بہم ہو قوتِ جبریل و صورِ اسرافیل

بہت قریب ہے نصرت اگر ہو عزمِ غزا
کہ فتحِ بدر فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ کی دلیل

ہمیشہ تیغ پہ کچھ منحصر نہیں ہے جہاد
دلوں میں ہو تو سہی پختہ جذبۂ تعمیل

یہی ہے مختصراً حکمتِ ولی اللہ
جمے تو مدرسہ و خانقہ اُٹھے تو سپاہ

جناب شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب و روز

افغان عبوری حکومت کے وزیرِ اعظم جناب سیاف صاحب کی دارالعلوم تشریف آوری

(۹ رجنوری) افغان عبوری حکومت کے وزیر اعظم جناب عبد رب رسول السیاف صاحب افغان مجاہدین کے بعض قائدین اور عرب علماء کے ایک وفد کے ہمراہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ، طلبہ اور معززینِ علاقہ نے اُن کا شاندار استقبال کیا۔ جہادِ افغانستان زندہ باد اور دارالعلوم حقانیہ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے دارالعلوم کے در و دیوار گونج اٹھے معزز مہمان آتے ہی دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے ہمراہ دارالعلوم کے شعبہ حقانیہ ہائی سکول تشریف لے گئے جہاں سکول کے بچوں نے افغان راہنما جناب سیاف صاحب کو سپاسنامہ پیش کیا ـــــ مختصر سی تقریب میں موصوف نے حقانیہ ہائی سکول میں تعلیم، تنظیم، معیار اور مستقبل کے متعلق اچھے تاثرات کے ساتھ دعائیہ کلمات سے بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائی ـــ اس کے بعد دارالعلوم کے مختلف شعبہ جات لائبریری، ماہنامہ الحق مؤتمر المصنفین وغیرہ کا معائنہ فرمایا ـــ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق کے مزار پر حاضری دیکر فاتحہ پڑھی اور دارالحفظ والتجوید میں تشریف لائے تو یہاں بھی دارالحفظ کی تمام کلاسوں کے طلبہ کا مختصر اجتماع ہوا، بعض طلبہ نے معزز مہمان کو قرآن عزیز سنایا۔ جناب سیاف نے یہاں بھی حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی خواہش پر اپنی مختصر تقریر میں طلبہ کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی فرمائی اور دعائیہ کلمات سے نوازا ـــ تقریباً گیارہ بجے آپ دارالعلوم کی جامع مسجد میں تشریف لائے جہاں دارالعلوم کے اساتذہ، طلبہ اور معززینِ علاقہ پہلے سے منتظر تھے۔ تلاوتِ کلام پاک کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اضیاف کی دارالعلوم تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا اور مہمانوں کا تعارف کرایا اور جہادِ افغانستان موجودہ حالات میں اس کی مزید اہمیت، حکومتی پالیسی، مجاہدین کا کردار، دارالعلوم حقانیہ کا جہادِ افغانستان سے تعلق، پس منظر، فضلاء دارالعلوم کے کارنامے، عالمِ اسلام کی تازہ ترین صورتحال، کویت پر عراقی جارحیت، امریکی افواج کی خلیج میں مداخلت اور عالمِ اسلام کی ذمہ داریاں، غرض کئی ایک اہم پہلوؤں پر مفصل خطاب فرمایا ـــ افغان عبوری حکومت کے وزیر اعظم جناب سیاف صاحب نے اپنے خطاب میں دارالعلوم حقانیہ کو جہاد کا ٹریننگ سنٹر قرار دیا، فضیلتِ علم، طلبہ کا مقام، علم کے عملی مراحل، جہاد کی اہمیت، جہادِ افغانستان کے عالمی اثرات اور دارالعلوم حقانیہ سے مجاہدین کے ارتباط پر ایک گھنٹہ پُر مغز خطاب فرمایا، جسے آئندہ شمارے میں شریکِ اشاعت کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز

تقریب میں دارالعلوم کے اکابر و مشائخ، افغان کمانڈروں اور مجاہدین کے علاوہ شیخ التفسیر مولانا محمد اللہ جان صاحب ڈاگئی، اٹک سے مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب نے شرکت فرمائی۔

☆☆